وَاعِظُ الجُمُعَہ

ام المؤمنین سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالٰی عنہا

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۹

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ء

اُمّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسم الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! تاریخ کا رخ بدلنے میں جہاں مسلمان مَردوں نے جدوجہد کی، وہیں بعض خواتین نے بھی اہم کردار ادا کیا، ان میں سرفہرست اور سنہری حُروف سے لکھا گیا، ایک مقدّس اسمِ گرامی امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی ہے۔ امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ عرب کی ایک معزّز ترین اور دَولتمند خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ، علم وفضل اور ایمان واِیقان میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہیں!۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شجرۂ نسَب

عزیزانِ محترم! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شجرۂ نسَب کچھ اس طرح ہے: خدیجہ بنتِ خوَیلد بن اسد بن عبد العزّیٰ بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لُوی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نسَب نبئ پاک ﷺ کے نسَب شریف سے قصی میں مل جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیت امِّ ہند ہے، آپ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن عصم، قبیلہ

بنی عامر بن لُوی سے تھیں(۱)۔

اللہ تعالی کا سلام

حضراتِ محترم! "صحیح مسلم" میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں حضرت سیّدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حاضر ہوکر عرض کی: «يَا رَسُولَ الله هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ، فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّوَجَلَّ»(۲) "اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس حضرت خدیجہ دسترخوان لارہی ہیں، جس میں کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب وہ آئیں تو اُن سے ان کے رب تعالی کا سلام فرمائیے گا" ؏

عرش سے جس پہ تسلیم نازِل ہوئی　　اُس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام!(۳)

افضل ترین جنّتی خواتین میں شمار

عزیزانِ محترم! "مسندِ امام احمد" میں سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ»(٤) "جنّتی خواتین میں سب سے افضل خدیجہ بنت خوَیلد، فاطمہ بنت محمد، آسیہ بنت مُزاحم زوجۂ فرعون اور مریم بنت عمران ہیں"۔

---

(۱) "مدارج النبوّت" قسم پنجم، باب دُوم در ذکرِ اَزواجِ مطہّرات، جزء۲، ص۴۶۴۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٧٣، صـ١٠٦٩.

(۳) "حدائقِ بخشش" مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، حصّہ دُوم، ص۳۱۰۲۔

(٤) "مُسند الإمام أحمد" مسند عبد الله بن العبّاس، ر: ٢٦٦٨، ١/ ٦٢٨.

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کی تجارت میں دوگنا نفع

حضرات گرامی قدر! نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حسَنہ کا ہر جگہ چرچا تھا، حتی کہ مشرکینِ مکّہ بھی حضور کو صادق و امین کے لقب سے یاد کیا کرتے۔ سیّدہ خدیجہ نے پیغامِ نکاح سے پہلے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیغام بھیجا کہ "اگر آپ ملکِ شام جائیں تو میرا مالِ تجارت بھی ساتھ لیتے جائیں (اور اللہ تعالی نفع دے گا جو آپ مناسب خیال فرمائیں گے) اس نفع سے لے لیں!" حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس پیشکش کو بمشورہ ابوطالب قبول فرمالیا، سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے غلام مَیسرہ کو بغرض خدمتِ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ کردیا، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنا مال شام کے شہر بُصریٰ میں فروخت کرکے دوگنا نفع حاصل کیا، نیز قافلے والوں کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صحبتِ بابرکت سے بہت نفع ہوا، جب قافلہ واپس ہوا تو سیّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دیکھا کہ دو فرشتے رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سایہ کُناں ہیں، نیز دَورانِ سفر کے خَوارِق (اِرہاصات) نے بھی سیّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا گرویدہ کردیا تھا[1]۔

حضورِ اکرم کے ساتھ سیّدہ خدیجۃ کا نکاح

امّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مالدار ہونے کے ساتھ ساتھ فَراخ دل، اور قریش کی خواتین میں اَشرف واَنسب تھیں، بکثرت قریشی سردار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کے خواہشمند تھے، لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا، بلکہ سیّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام بھیجا۔

نکاح کی تقریب میں سیّدہ نے اپنے چچا عَمرو بن اَسد کو بلایا، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی اپنے چچا ابوطالب، حضرت سیّدنا امیرِ حمزہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق

---

(۱) "مدارج النبوّت" قسمِ دُوم، بابِ دُوم در کفالتِ عبدالمطلب... الخ، جزء۲، ص۲۷۔

رضی اللہ تعالٰی عنہا اور دیگر رُؤسا کے ساتھ سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ اس تقریب میں خطبہ حضور کے چچا ابو طالب نے پڑھا، ایک روایت کے مطابق سیّدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اَوقیہ (تقریباً ۱۳۱،۲۵گرام یعنی ۱۱،۲۵ تولہ) سونا تھا"[١]۔

بوقتِ نکاح سیّدہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی عمر چالیس ۴۰ برس، اور آقائے دو جہاں صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کی عمر شریف پچیس برس تھی[٢]۔

حضرت سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: «لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَدِيجَةَ حَتَّى مَاتَتْ»[٣] "جب تک سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہا حیات رہیں، نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے کسی اَور سے نکاح نہ فرمایا"۔

غم گسار بیوی

حضراتِ ذی وقار! غارِ حرا میں حضرت سیّدنا جبریل علیہ السّلام بارگاہِ رحمتِ عالمیان صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم میں وحی لے کر حاضر ہوئے اور عرض کی: پڑھیے! حضورِ اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» "میں پڑھنے والا نہیں" اس کے بعد حضرت سیّدنا جبریل علیہ السّلام نے اپنی آغوش میں لے کر گلے لگایا پھر چھوڑ کر دوبارہ کہا: پڑھیے! حضور نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم نے فرمایا: «مَا أَنَا بِقَارِئٍ» "میں پڑھنے والا نہیں" حضرت سیّدنا جبریل علیہ السّلام نے آغوش میں لے کر گلے لگایا پھر چھوڑ کر کہا: ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۞ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۞ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ﴾[٤] "اپنے رب

(١) "مدارج النبوّت" قسم دُوم، باب دُوم در کفالتِ عبد المطلب... إلخ، جزء ۲، صـ ۲۷، ۲۸۔

(٢) انظر: "الطبقات الكبرى" ذكر خديجة بن خويلد، ٦/ ١١.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٨١، صـ١٠٧٠.

(٤) پ ٣٠، العلق: ١-٥.

کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا، آدمی کو خون کے لوتھڑے سے، پڑھیے اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم، جس نے قلم سے لکھنا سکھایا، آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا"۔

اس واقعہ سے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی طبیعت بے حد متاثر ہوئی، واپسی پر سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا: «زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي!»[1] "مجھے کمبل اڑھائیے، مجھے کمبل اڑھائیے!" سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے نبئ رحمت ﷺ کے جسمِ انور پر کمبل ڈالا، تاکہ خشیت کی کیفیت دُور ہو! پھر حضورِ اکرم ﷺ نے سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا سے سارا حال بیان فرمایا، سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پیارے آقا ﷺ کو تسلّی دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالی آپ کے ساتھ اچھا ہی کرے گا؛ کیونکہ آپ ﷺ صلہ رحمی فرماتے ہیں، عِیال کا بوجھ اٹھاتے ہیں، ریاضت و مجاہدہ کرتے ہیں، مہمان نوازی فرماتے ہیں، بے کسوں اور مجبوروں کی دستگیری کرتے ہیں، محتاجوں اور غریبوں کے ساتھ بھلائی کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتے ہیں، لوگوں کی سچائی میں ان کی مدد فرماتے ہیں، اور ان کی برائی سے متنبّہ فرماتے ہیں، یتیموں کو پناہ دیتے ہیں، سچ بولتے ہیں، اور امانتیں ادا فرماتے ہیں! سیّدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے ان باتوں سے حضور نبئ کریم ﷺ کو تسلی واطمینان دلایا، کفّارِ قریش کی تکذیب سے رحمتِ عالم ﷺ کو جو غم اور پریشانی لاحق ہوتی، وہ سب سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو دیکھتے ہی زائل ہو جاتی اور آپ ﷺ خوش ہوجاتے تھے! اور جب سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لاتے تو وہ آپکی خاطر مدارت فرماتیں، جس سے ہر مشکل آسان ہوجاتی![2]۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ٣، صـ١.

(٢) "مدارج النبوّت" قسم دُوم، باب سوم دربدءِ الوحی وثبوت نبوّت، جزء ٢، ص٣١، ٣٢، ملتقطاً۔

سابق الایمان

جانِ برادر! مذہبِ جُمہور پر سب سے پہلے علی الاعلان ایمان لانے والی حضرت سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں؛ کیونکہ جب سرورِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم غارِ حرا سے تشریف لائے، اور ان کو نُزولِ وحی کی خبر دی، تو وہ فوراً حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لے آئیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کے بعد سب سے پہلے سیّدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لائے، بعض کہتے ہیں کہ سب سے پہلے سیّدنا حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لائے، اس وقت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر شریف دس سال تھی۔ شیخ ابن الصلاح فرماتے ہیں کہ سب سے زیادہ محتاط اور مَوزُوں تر یہ ہے کہ آزاد مَردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، بچوں اور نَو عمروں میں حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، عورتوں میں سیّدہ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آزاد کردہ غلاموں میں زَید بن حارِثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور غلاموں میں سے حضرت بلال حبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایمان لائے[1]۔

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کی فراخ دلی

عزیزانِ محترم! حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: «لَا واللهِ مَا رَزَقَنيَ اللهُ خيراً منها، آمنتْ بي حين كفر بيَ الناسُ، وصدّقتْني حين كذّبني الناسُ، وأعطتْني مالَها حين حرَمنيَ الناسُ، ورزقنيَ اللهُ أولادَها»[2] "اللہ کی قسم خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی زَوجہ نہیں ملی! جب سب لوگوں نے مجھے نہ مانا اُس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں! جب سب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اُس وقت انہوں نے میری تصدیق کی! جس وقت لوگ مجھے محروم کرنا چاہتے تھے اُس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا مال دیا! اور انہی سے اللہ تعالی نے مجھے اَولاد عطا فرمائی!"۔

---

(۱) دیکھیے: "مدارج النبوّت" قسم دُوم، باب سوم در بدءِ الوحی و ثبوت نبوّت، جزء ۲، ۳۳۔

(٢) "شرح الزرقاني" المقصد ٢، الفصل ٣، خديجة أمّ المؤمنين، ٤/ ٣٧٢.

اَولادِ امّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ

حضراتِ ذی وقار! حضور سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اَولاد حضرت خدیجۃ الکبری امّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہے، بجز حضرت سیّدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، جو سیّدہ ماریہ قِبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم، حضرت طیّب اور حضرت طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسمائے گرامی مروی ہیں، جب کہ صاحبزادیوں میں سیّدہ زینب، سیّدہ رقیہ، سیّدہ امِّ کلثوم اور سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ ہیں[۱]۔

شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اس بات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد کرام کی تعداد چھ ہے۔ دو فرزند حضرت قاسم و حضرت ابراہیم، اور چار صاحبزادیاں حضرت زینب و حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، لیکن بعض مؤرخین نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صاحبزادے عبداللہ بھی ہیں، جن کا لقب طیّب و طاہر ہے۔ اس قول کی بنا پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس اولاد کی تعداد سات ہے: تین صاحبزادگان اور چار صاحبزادیاں۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی قول کو زیادہ صحیح بتایا ہے۔ اس کے علاوہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مقدس اولاد کے بارے میں دوسرے اقوال بھی ہیں جن کا تذکرہ طوالت سے خالی نہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ان ساتوں مقدس اولاد میں سے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم سے تولد ہوئے تھے، باقی تمام اولاد کرام حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئیں"[۲]۔

---

(۱) "السیرۃ النبویۃ" الجزء ۱، صـ۹۹.

(۲) "سیرتِ مصطفیٰ" "اَولادِ کرام، صـ۶۸۷۔

سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ کا وصالِ مبارک

حضراتِ محترم! آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا تقریباً پچیس سال مصطفٰی جانِ رحمت ﷺ کی شریکِ حیات رہیں، آپ کا وصال بعثت (اعلانِ نبوّت) کے دسویں سال ماہِ رمضان میں ہوا، آپ کی قبر مبارک حجون (جنّۃ المعلیٰ مکّۃ المکرّمہ) میں ہے، حضور رحمتِ عالمیان ﷺ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی، نمازِ جنازہ اُس وقت تک مشروع نہیں ہوئی تھی۔ آپ کی وفات پر رحمتِ عالم ﷺ بہت ملول وحزین ہوئے![1]۔

حضور ﷺ کی زبانی سیّدہ خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ذکرِ خیر

میرے محترم بھائیو! اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا اکثر ذکرِ خیر فرمایا کرتے، جب حضورِ اکرم ﷺ بکری ذبح کرتے تو فرماتے: «أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خديجَةَ»[2] "خدیجہ کی سہیلیوں کے گھر پہنچادو!"۔

رفیقانِ گرامی قدر! امّ المؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہا کی بارگاہِ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا: ؏

سیّما پہلی ماں کہفِ اَمن واَماں   حق گزارِ رَفاقت پہ لاکھوں سلام[3]

اور حفیظ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اَشعار میں اس طرح خراجِ تحسین پیش کیا: ؏

---

(۱) "مدارج النبوّت" قسم پنجم، باب دُوم در ذکرِ اَزواجِ مطہَّرات، جزء۲، ص۴۶۵۔

(۲) "صحیح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، ر: ٦٢٧٨، صـ١٠٧٠.

(۳) "حدائق بخشش" مصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، حصّہ دُوم، ص۳۱۰۲۔

وہ اُمّ المسلمیں جو مادرِ گیتی کی عزّت ہے
وہ اُمّ المسلمیں قدموں کے نیچے جس کے جنّت ہے

خدیجہ طاہِرہ یعنی نبی کی باوفا بی بی
شریکِ راحت واَندوہ پابندِ رِضا بی بی

دِیارِ جاودانی کی طرف راہی ہوئیں وہ بھی
گئیں دنیا سے آخر سُوئے فردَوسِ بریں وہ بھی (۱)

دعا

اے اللہ! ہمیں اور ہماری خواتین کو اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کی سیرتِ طیبّہ پر عمل کی توفیق مرحمت فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، آمین یاربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) "شاہنامۂ اسلام" "عام الحزن، ابوطالب اور حضرت خدیجۃ الکبری کی وفات، ۱/۱۳۵۔